سوال

(112) محرم کے دنوں میں شہادت حسین کاتذکرہ کرنا حسب روایت   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محرم کے دنوں میں شہادت حسین کاتذکرہ کرنا حسب روایت سر الشہادتین جائز ہے۔ یا نہیں کہتے ہیں کہ دہلی سے لکھنوتک کے تمام اکابر علماء امامین کی شہادت کے تذکرہ کو اپنا معمول بنائے ہوئے ہیں۔ اور مرزا حسن علی بھی جو شاہ عبدلعزیز دہلوی کے اجل تلامذہ سے ہیں۔ محرم میں شہادت کاتذکرہ کرتے ہیں۔ اور بعض اہل علم اس کو ناجائز بتاتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں امام غزالی سے نقل کیا ہے۔ کیونکہ اس سے صحابہ میں لڑائی جھگڑا سناجاتا ہے۔ اور صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے متعلق دل میں حسن ظن نہیں رہتا۔ اور شاہ شہید نے صراط المستقیم میں لکھا ہے۔ کہ وہ امام توشہید ہوکر جنت میں چلے گئے۔ یہ خوشی کی بات ہے نہ رونے پیٹنے کی اور اگر کوئی شخص کسی کو اپنے اقارب کی دردناک داستان سنائے۔ اور دونوں کو بتائے کہ اس کو دشمنوں نے اس طرح مارا تو وہ اسی سے ناخوش ہوگا۔ پھر امامین کے متعلق اس کو کیوں جائز رکھا جائے اور کتاب سر الشہادتین کہتے ہیں۔ کہ شاہ عبدالعزیز کی نہیں ہے۔ بلکہ کسی شعیہ کی تصنیف ہے۔ جواب مفصل عنایت فرمایں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں بہتر یہی ہے۔ یہ کربلا کے واقعے کو بیان نہ کیا جائے۔ جیسا کہ صاحب صواعق اور شاہ اسماعیل شہید نے لکھا ہے۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب نے قول الجمیل میں لکھا ہے۔ کہ قصہ گوئی کی سم رسول اللہ ﷺ اور شیخین کے زمانے میں نہ تھی۔ بعد میں اگر کوئی قصہ گو آیا۔ تو اس کو مسجد سے نکال دیا گیا۔ قصہ گوئی وعظ نہیں ہے یہ اچھی بھی ہو سکتی ہے۔ اور بری بھی وہ آفات جو آجکل واعظوں کو پش آتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکثر موضوع اور محرف روایات بیان کرتے ہیں۔ اور ان کی وہ صلواۃ و دعوات کہ جن کو محدثین نے موضوعات سے شمار کیا ہے انہی میں سے کربلا کا واقعہ اور میلاد خوانی کی روایات ہیں۔ اور پھر کربلا کے واقعے کے ضمن میں کئی ناجائز امور کا ارتکاب ہوتا ہے۔ مثلا نوحہ۔ شیون سینہ کوبی۔ وغیرہ جو کہ قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں باوجود محبت اہل بیت کے نہیں تھے ہاں ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا چاہیے اور انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھنا چاہیے۔ جیسا کہ صواعق محرقہ کی عبارت سے واضح ہے اور پھر اگر کوئی یہ اچھا کام ہوتا۔ تو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دن ماتم و نوحہ ہوتا۔ نہ تو رافضیوں کی طرح ان دنوں میں نوحہ و شیون ہونا چاہیے۔ اور نہ ہی خاجیوں کی طرح اس دن خوشی کا اظہار کرنا چاہیے۔

اور سر الشہادتین واقعی شاہ عبد اللہ عبد العزیز کی تصنیف ہے۔ اس میں منتہی لوگوں کے فائدہ کے لئے ہدایات لکھی گئی ہیں۔ عوام اس سے فائدہ اٹھا نہیں سکتے۔ اور عوام کو اس کا مطالعہ بھی نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان کے فتنہ میں بتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ امام غزالی نے اپنی تصنیفات میں اسی لئے کربلا کے قصہ کو منیات سے شامر کیا ہے کہ اس سے عوام پر برا اثر پڑتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 388-391

محدث فتویٰ